REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۱

روزنامہ

الفضل

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم شنبہ
۸ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۶ وفا ۱۳۳۷ ہش ۲۶ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ

درد نقرس میں پہلے سے افاقہ ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حکومت لبنان نے اقوام متحدہ کے مبصروں سے تعلقات منقطع کر لئے

مبصروں پر سرحدوں کی خاطر خواہ نگرانی نہ کرنے کا الزام

بیروت ۲۵ جولائی۔ بیروت کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت لبنان نے اقوام متحدہ کے مبصروں سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ یہ مبصر حفاظتی کونسل کی ہدایات پر لبنانی سرحد کی نگرانی کر رہے تھے۔ بیروت کے ۲ اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے کہ نیویارک میں لبنان کے وزیر خارجہ ڈاکٹر چارلس ملک کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول کو مبصروں سے قطع تعلق کے متعلق حکومت لبنان کے فیصلہ سے آگاہ کر دیں۔ اخباری رپورٹوں میں قطع تعلق کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر لبنان اور شام کی دو تہائی سرحد کی نگرانی کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ چنانچہ اب ڈاکٹر چارلس ملک سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ لبنان میں ۱۵۔۲۰ ہزار ارکان پر مشتمل بین الاقوامی فوج بھیجنے کا مطالبہ کریں۔ دریں اثناء کل رات بیروت میں امن رہا۔ امریکی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کل کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

”برطانیہ اور امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں فوجیں اتار کر حالات کو سخت پیچیدہ بنا دیا ہے“ صدر ناصر

کولمبو ۲۵ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے حکومت لنکا کو ایک یادداشت روانہ کی ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ لبنان کی آزادی کو کبھی خطرہ لاحق نہیں ہوا۔ لیکن امریکہ نے وہاں فوجیں اتار کر حالات کو سخت پیچیدہ بنا دیا ہے۔ صدر ناصر نے کہا ہے کہ امریکہ نے اتحادی چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور عالمی امن کو خطرہ میں ڈالا ہے۔ اس طرح امریکہ دنیا کی سلامتی سے کھیل رہا ہے۔ صدر ناصر نے برطانوی وزیر اعظم ہیرلڈ میکملن پر بھی یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ انہوں نے اردن کی سرحد پر فوجی نقل و حمل کا افسانہ تراش کر لبنان میں فوج اتار دی۔

— کراچی ۲۵ جولائی۔ معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت برطانیہ نے پاکستان کو ایک کروڑ پونڈ قرض دینا منظور کیا ہے۔ اور اس قرضے کی شرائط حکومت پاکستان کو موصول ہو گئی ہیں۔ ابھی ان شرائط کے متعلق دونوں حکومتوں میں بات چیت ہو رہی ہے۔

— مبلغ سیرالیون —
مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی علالت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد بیمار ہو گئے تھے۔ اب سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی بیماری شدت اختیار کر گئی ہے اور افاقہ کی تاحال کوئی صورت نہیں پیدا ہوئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۲۵ جولائی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کل مورخہ ۲۴ جولائی کو معہ اہل و عیال لاہور سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لے آئے آپ موسمی تعطیلات شروع ہوتے ہی ۲۹ اپریل کو غانا سے روانہ ہوئے تھے اور یورپ کے مختلف ملکوں میں قیام کرتے ہوئے پاکستان تشریف لائے ہیں۔ موسمی تعطیلات کے ختم ہونے پر آپ غانا واپس تشریف لے جائیں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا آنا مبارک کرے۔ آپ خیر و عافیت کے ساتھ یہاں رہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ غانا واپس ہوں نیز اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ جولائی۔ صاحبزادی امۃ الحلیم سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لاہور میں ڈیڑھ ماہ زیر علاج رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۸ء بروز جمعرات ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کا ۹ جون ۵۸ء کو اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ صاحبزادی صاحبہ کو اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ تاہم اب بھی کبھی کبھی ہلکی ہلکی حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کی علالت کے باعث گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے لاہور میں قیام فرما تھے کل ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

— ربوہ ۲۵ جولائی۔ مکرم قاضی عبد الرشید صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے بیٹے فضل الرحمٰن طاہر کو پہاڑی پر سے گر جانے کے باعث سر اور دماغ پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ آج صبح مکرم قاضی صاحب اسے علاج کی غرض سے لاہور لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت یاب فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جولائی۔ حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق کل مری سے بذریعہ فون اطلاع ملی تھی۔ کہ بخار ۹۹.۴ ہے جگر کے قریب پسلی میں درد اور کھانسی کی تکلیف ہے نیز گھبراہٹ اور ضعف کی بھی شکایت ہے۔

آج صبح مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے نام مری سے حسب ذیل تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔

”رات نسبتاً نیند اچھی آئی۔ ٹمپریچر ۹۹.۶ تک ہو گیا تھا۔ اس وقت ۹۸.۶ ہے۔ رات ضعف بہت محسوس ہوتا رہا۔ اب بفضل خدا کے فضل سے اس میں کمی ہے۔ درد اور کھانسی میں بھی خفیف سا افاقہ ہے۔ اور گھبراہٹ بھی نسبتاً کم ہے۔“

احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ جولائی

حق کی مخالفت

پرانے قصے عموماً اس طرح لکھے جاتے تھے کہ کوئی شہزادہ یا جواں مرد کوئی بڑی مہم سر کرنے اور کوئی مقصد حاصل کرنے کے لئے نکلتا تھا راستہ میں اس کو کوئی پیر مرد ملتا۔ جو اسکو منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے نصیحتیں کرتا جن میں یہ نصیحت بھی ہوتی تھی کہ جب تو فلاں جگہ پہونچے گا۔ تو بھوتوں کی طرح طرح کی آوازیں آئیں گی تو پیچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھیو اور آگے آگے بڑھتے چلے جائیو۔ ورنہ نقصان اٹھا جائیگا چنانچہ قصوں میں آتا ہے کہ جو شخص اس پیر مرد کی نصیحت پر عمل نہ کرتا اور آوازیں سنکر مڑ کر دیکھ لیتا وہ وہیں پتھر بن جاتا۔ لیکن جو اولوالعزم ان آوازوں کی پرواہ نہ کرتا اور آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا۔ وہ آخر کار منزل مقصود پا لیتا۔ اور کامیاب و کامراں ہوکر واپس لوٹتا۔

دراصل ہمارے یہ قصے بڑے سبق آموز ہوتے تھے۔ چنانچہ اس بات میں بھی ایک بہت بڑا سبق ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی انسان جب کسی کام کی سرانجام دہی کے لئے کمر ہمت باندھتا ہے۔ تو اسکو روکنے والی کئی ایک طاقتیں اس کے راستہ میں کھڑی ہوجاتی ہیں۔ خاصکر جب کوئی فرستادہ حق آواز بلند کرتا ہے اور بگڑے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے۔ تو باطل کے عفریت اور بھوت ہر طرف سے طرح طرح کی آوازیں بلند کرنا شروع کردیتے ہیں۔ اور حق کے داعی کو بھٹکانے کے لئے قسم قسم کی روکاوٹیں راستہ میں کھڑی کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ اولوالعزم کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور اپنا کام کئے چلا جاتا ہے

قرآن کریم میں اسی حقیقت کو بڑی وضاحت سے جا بجا بیان کیا گیا ہے اور جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جونہی آپ نے حق کی آواز اٹھائی۔ اور قوم کو پکار کر کہا کہ بتوں کی پرستش چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت اختیار کرو۔ تو چاروں طرف سے باطل کے علمبردار آپ کی آواز کو دبانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے خلاف کوئی ہتھیار نہ چھوڑا جو استعمال نہ کیا۔ تمسخر و استہزا سے لے کر گالیوں تک اور گالیوں سے لے کر جسمانی حملوں تک اور پھر تلوار تک پہونچ گئے۔

باطل پرستوں نے عوامی شورش سے لے کر قبائلی سرداروں کے اثر و رسوخ تک آزمایا لالچ دیئے دھمکیاں دیں عزتوں اور ناموسوں پر ہاتھ ڈالا۔ وفد بنا بنا کر چاروں طرف پھرے "قومی وحدت" کے صنم کدے تعمیر کئے۔ بازاروں میں اور کعبۃ اللہ میں رسوا کرنے کی کوششیں کیں۔ سفارشیں چلائیں۔ الغرض ایک ایک ہتھیار آپ کے خلاف استعمال کیا۔ مسلمان نماز پڑھتے تو یہ لوگ سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے۔ قرآن کریم پڑھا جاتا تو اس پر اپنی آوازیں ملانے کی کوشش کرتے۔ اس کے باوجود حق دلوں میں اپنی جڑیں قائم کرتا ہی چلا گیا۔ ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہی چلا گیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نیک نیتی کے ثبوت دیئے۔ اور یہاں تک سمجھایا کہ دیکھو اس بات میں میرا کوئی ذاتی فائدہ نہیں۔ تم نے دنیا کی دولت اور دنیا کی نعمتیں پیش کرکے مجھے آزما لیا ہے۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ کوئی اجر تم سے طلب نہیں کرتا۔ میں اس کا اجر صرف اللہ تعالے سے چاہتا ہوں لیکن ضدی۔ ہٹ دھرم نہ ماننے والوں نے مان کر نہ دیا۔ انہیں ہر گفتگو اور ہر موقعہ پر شکستیں اٹھانی پڑیں۔ مگر وہ پھر بھی نہ سمجھے۔ اور اپنی بات پر اڑے رہے اور حق کا نام و نشان مٹانے کی کوشش میں لگے رہے۔

آپ اور آپ کے ساتھی مکہ معظمہ کو اپنے عزیز وطن اپنے پیارے کعبۃ اللہ کو مقام ابراہیم کو چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے گئے۔ اور پھر بھی ان شقیوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ کہ بہت سی سعید روحیں آپ کے گرد جمع ہوتی چلی جاتی ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ جو مسلمان ہوجاتا ہے۔ وہ نہایت نیک بن جاتا ہے۔ اور ہر قسم کی برائی سے بالا ہوجاتا ہے۔ مگر ان کی کھلی ہوئی آنکھیں ان کو دھوکا ہی دیتی رہیں۔ وہ آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں مگر نہیں دیکھتے تھے۔ چنانچہ جنگ بدر میں انہوں نے دیکھ لیا کہ چند نہتے مسلمانوں نے اپنے سے تین چار گنا مسلح فوج کو ہزیمت پہونچائی ہے۔ وہ دیکھتے تھے کہ ان کی تمام تدابیر اکارت جا رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اندھے کے اندھے ہی رہے۔ انہوں نے کچھ نہ دیکھا۔ اور اپنی مفروضہ نیز ظاہری طاقت کے وہم میں مگن رہے۔ حق کی روحانی طاقت ان کو نظر نہ آئی۔

آخر انہوں نے سارے ملک کے قبائل کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ اور دشمنان اسلام سے سازشیں کیں۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے منافقین اور یہودیوں سے بھی سازباز کرلی۔ انہوں نے خیال کیا کہ اب ہماری طاقت کا مقابلہ مسلمان نہیں کرسکیں گے۔ اور مدینہ پر چڑھائی کردی۔ یہ وہ جنگ ہے جس کو جنگ خندق اور جنگ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔ جنگ احزاب اسی لئے کہ اس میں عربستان کے احزاب نے حصہ لیا۔ جن میں مدینہ منورہ کے منافقین اور یہودی بھی شامل تھے۔ مگر یہ جنگ بھی

اللہ تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

ثابت ہوئی۔ ہاں یہ ایک عظیم الشان نشان تھا ان کے لئے جو حقیقت کو دیکھ سکتے تھے۔ اس کے برخلاف جو بدبخت نہ سمجھے وہ نہ سمجھے اور دھمکیاں دیتے رہے وہ اپنی پوری قوتیں آزما چکے تھے۔ مگر پھر بھی ان کی آنکھوں پر شیطان کے فریب کا پردہ پڑا رہا۔ اگرچہ ان کے سینوں کے اندر ان کے دل بیٹھ گئے تھے۔ مگر زبان کی طراریاں نہ گئیں۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ اسلام کی جڑیں زمین میں مضبوط ہو رہی ہیں۔ مگر بزعم خود انہیں اکھاڑنے کے دم دلاسے دیتے چلے گئے وہ باطل کی اس نحت شکست کو بھلا دینا چاہتے تھے۔ مگر وہ اندر ہی اندر ان کی رگوں سے خون چاٹتی رہی وہ نہ سمجھے پر نہ سمجھے اتنے عظیم الشان نشانات دیکھ کر بھی ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ وہ سارے عربستان کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے کوششیں کرتے رہے۔ اگرچہ کسی نامعلوم خطرے سے ان کے دل سہمے رہتے تھے مگر جس طرح اندھیرے میں بزدل انسان ڈر کو دور کرنے کے لئے گانے لگتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی باطل کا گیت الاپتے رہے۔ اور جس طرح ایک بزدل بچہ اپنے حریف سے میدان میں مار کھا کر اپنے آپ کو ایسے چیلنجوں سے تسلی دیتا ہے کہ "ہماری گلی میں آؤ گے تو اپنے چچا سے پٹواؤں گا"۔ وہ بھی اسی طرح کہتے رہے کہ ہمیں طاقت حاصل کر لینے دو ہم مسلمانوں کو تہس نہس کرکے رکھ دیں گے کہ ہم سارے عربوں کو اپنے ساتھ ملا کر مسلمانوں کا بائیکاٹ کرا دیں گے۔ اور ان کو تاراج کریں گے۔ کہ وہ خود ہی اسلام سے توبہ کرکے ہمارے ساتھ آملیں گے۔

مگر آج تمام دنیا جانتی ہے کہ باطل کے ان بھوتوں اور عفریتوں کا کیا حشر ہوا۔ اسلام دنیا میں پھیلتا ہی چلا گیا ہے۔ اور پھیلتا ہی چلا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے اولوالعزم کامیاب ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ اور باطل کے بھوتوں کی آوازیں ہوا میں تحلیل ہی رہیں گی۔ اسلام کے شہزادوں کی سواریاں آگے ہی آگے قدم اٹھاتی ہی چلی جائیں گی۔ کامرانیوں کی شہزادیاں ان کے راستوں میں مشعلیں لئے کر کھڑی انتظار کر رہی ہیں۔

تیز ترک گام زن منزل ما دور نیست

مجالس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر بروز جمعہ و ہفتہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع فرما دیں۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس موقعہ پر پہنچکر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تمام مجالس شوریٰ کے لئے حسب ضابطہ اپنے نمائندے مقرر کرکے دفتر کو اطلاع فرما دیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

رسالہ "اسلام" کی مقبولیت، قرآن کریم کے متعلق بعض غلط بیانیوں کی تردید

تقاریر اور ملاقاتیں

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۵۸ء

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

رسالہ اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ "اسلام" کے تین شمارے تیار کر کے وسیع پیمانے پر لوگوں کو بھجوائے گئے۔ ان پرچوں میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے۔ پچاس سال قبل (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) حج۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر سورہ کہف۔ اسلام کا مستقبل۔ کیا اسلام نارواداری ہے؟ سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مسلم مشن کا رجسٹریشن۔ کتاب "بڑے عالمگیر مذاہب" پر تبصرہ۔ مسیح علیہ السلام کی صلیبی [illegible]۔ پاکستان میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس۔ سوالات کے جوابات قارئین کے خطوط وغیرہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے رسالہ اسلام جرمن بولنے والے ممالک میں تبلیغ کا ایک کامیاب ہتھیار ثابت ہو رہا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک صاحب نے لکھا "میں "رسالہ اسلام" کے نئے پرچہ کا ہر دفعہ شوق سے انتظار کرتا ہوں۔ آپ کا یہ رسالہ مہینہ میں دو بار بلکہ ہر ہفتہ شائع ہونا چاہیئے۔ تا اسلام مقدس کے خلاف یورپین پریس کے ذریعہ پھیلائے جانے والی غلط فہمیوں اور تعصبات کا جواب دیا جا سکے"۔ ڈنمارک سے ایک صاحب نے لکھا۔ کہ تحریک احمدیت پر شائع ہونیوالے سلسلہ مضامین کو پڑھ کر انہیں حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا یقین ہو گیا ہے۔ آپ محض محدّث نہ تھے۔ اور خلافت اسلامی تعلیم۔ احادیث اور بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے مطابق صراط مستقیم ہے۔ یہ صاحب احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

اس سلسلہ مضامین کو پڑھ کر (یہ علیحدہ رسالہ کی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔) ایک سولہ سالہ نوجوان نے لکھا۔ "اسلام سے مجھے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یہ ایک اہم عالمگیر مذہب ہے۔ ان ممالک میں اسلام کو لوگ نہیں جانتے۔ بلکہ بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں جماعت احمدیہ اسلام کی بہت خدمت کر رہی ہے یہ جماعت اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرتی ہے۔ آپ کی کوششوں کا بہت بہت شکریہ سوئٹزرلینڈ کی نوجوان سرگرم عمل جماعت احمدیہ کو میرے دلی جذبات پہنچا دیں۔ یہ لوگ ہر احترام کے اہل ہیں ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیئے"۔

تقاریر و ملاقاتیں

خاکسار کو ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کی ایک برانچ نے اپنے ہاں تقریر کی دعوت دی۔ خاکسار نے "اسلام میں مسیح کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ موضوع ایسا تھا۔ کہ قریباً ہر سامع کو بہت سی نئی باتیں سننے کا موقع ملا۔ تقریر کے بعد دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے بعض لوگوں نے حیرت سے پوچھا۔ یہ تو بالکل نئی باتیں ہیں۔ اور ہم ان کے سننے کے عادی نہیں۔ خاکسار نے کہا۔ کہ یہ تصویر کا دوسرا رُخ ہے جو آپ لوگوں سے آپ کے پادریوں نے مخفی رکھا ہوا ہے۔ تاہم یہی عقل سلیم کے عین مطابق اور فطرت انسانی کے تقاضا کو پورا کرتا ہے۔

ایک روز برن شہر میں جو ملک کا دارالحکومت ہے۔ ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا خاکسار نے "اسلام موجودہ زمانہ میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔

ایک روز مارمن عیسائی فرقہ کے دو نوجوان مبلغین خاکسار کو تبلیغ کرنے آئے دیر تک ان کی باتیں سننے کے بعد خاکسار نے تدریجاً اپنا نقطہ نگاہ بیان کرنا شروع کیا جس پر انہیں دلچسپی پیدا ہوئی خاکسار نے انہیں دیباچہ قرآن کریم اور رسالہ احمدیت، مطالعہ کے لئے دیئے۔ یہ لوگ بعد میں بھی آئے۔ اور مزید کتب لے گئے۔ اب ان سے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر بحث ہوتی رہتی ہے۔

عیدین

مورخہ ۲۰ اپریل کو عید الفطر اور مورخہ ۲۸ جون کو عید الاضحیہ کی تقاریب منائی گئیں۔ ان مواقع پر علاوہ مقامی احباب کے بہت سے مسلمان دوسرے ممالک کے بھی آتے رہے۔ ان میں سے بہت سے مسلمانوں پر اسلام کی ان خدمات کا بہت اثر تھا۔ جو جماعت احمدیہ ان ممالک میں سرانجام دے رہی ہے۔ دونو مواقع پر نماز کے بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ جسکی تیاری میں خاکسار کی بیوی کا خاص حصہ تھا۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقویٰ کے متعلق نصیحت

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے۔ کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (۱۴:۳)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات ص[illegible])

پریس

ایک روزنامہ اخبار میں قرآن کریم کی ایک "آیت" کے حوالہ سے یہ درج تھا کہ قرآنی تعلیم کی رو سے اگر کسی بادشاہ کے ہاں شادی کے پانچ سال تک کوئی لڑکا پیدا نہ ہو تو وہ اپنی ملکہ کو واپس میکے بھیجکر دوسری شادی کر سکتا ہے۔ وغیرہ۔ خاکسار نے اس اخبار والوں کو مفصل خط لکھا کہ قرآن کریم میں اس موضوع کی کوئی آیت نہیں اس کے بعد بھی اس اخبار کو خطوط لکھے گئے بالآخر خاکسار اس کے ایڈیٹر سے ملا۔ اور پھر ایک مضمون لکھکر اشاعت کے لئے بھجوایا۔ ایک ہفتہ وار باتصویر رسالہ میں بھی اس قسم کا مضمون شائع ہوا۔ جس پر خاکسار نے ایڈیٹر ان کو رجسٹری خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ کہ اس غلط بیانی کی تردید کی جائے۔ کیونکہ اس سے ہمارے کام کو نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ والوں نے شکریہ کے ساتھ خاکسار کے لکھے ہوئے مضمون کو شائع کیا۔ اور اپنی غلطی پر معذرت کی۔

قطعۂ زمین

مسجد کے لئے زمین کے حصول میں خاکسار خاص طور پر کوشاں رہا۔ اخبارات میں اشتہارات دئے گئے۔ کارپوریشن کے افسران سے ملاقاتیں کی گئیں۔ متعدد قطعات دیکھے۔ چند ایک جو موزوں ہو سکتے تھے۔ بوجہ انتہائی گرانی کے چھوڑنے پڑے۔ یہاں زمین کی قیمتیں غیر معمولی طور پر اور ناقابل یقین حد تک بڑھی ہوئی ہیں۔ ہم خدا تعالے کی رحمت سے امیدوار ہیں۔ اور گو کوششیں جاری ہیں۔ تاہم محض خدا تعالے کے فضل سے ہی مناسب داموں پر زمین حاصل کرنے کی امید ہے۔ خدا تعالے حقیر سعی قبول فرمائے۔ آمین

متفرق امور

مقامی افراد جماعت کا اجلاس بلایا گیا۔ ایک صاحب نے جو یہاں کے معمر ترین احمدی ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین سے بھی مل چکے ہیں۔ بتایا کہ ایک دفعہ انہیں مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ ایک ضروری قرض کی ادائیگی کے لئے رقم نہ تھی وہ ایک واقف کار کے پاس گئے۔ اس نے انہیں نصف رقم بطور قرض دی اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو۔ اگر اسلام سے انکار کردو تو میں بقیہ نصف رقم بھی بلا میعاد دینے کو تیار ہوں اس پر ان احمدی دوست نے یہ جواب دیا کہ میں اپنے آپ کو فروخت نہیں کر سکتا۔

ایک نئے احمدی دوست ملنے آئے یہ صاحب سوئیٹزرلینڈ سے نائیجیریا ایک فرم میں کام کرنے گئے تھے۔ والدین ان کے کٹر کیتھولک اور انہیں عیسائیت کا مبلغ بنانا چاہتے تھے۔ لیکن عیسائیت میں ان کو قلبی تسکین حاصل نہ ہوئی بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا۔ لیکن بے سود اسلام کے متعلق جو کچھ سن رکھا تھا۔ اس کی روشنی میں انہوں نے اسلام کو مطالعہ کے قابل ہی نہ سمجھا آخر نائیجیریا میں انہیں ایک دوست کے پاس ہمارا قرآن کریم کا نسخہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ دیباچہ پڑھکر ایسا معلوم ہوا گویا سب سوالات کے جوابات آگئے ہیں۔ اس پر انہوں نے سوئیٹزرلینڈ سے اور نیگوس مشن سے مزید لٹریچر منگوایا۔ بالآخر اسلام قبول کرلیا۔ اور اب اسلام کو پھیلانے کے خواہشمند ہیں۔ والدین پہلے سخت مخالف ہوگئے۔ آہستہ آہستہ ان کا رویہ بھی ٹھیک ہوگیا۔ یہ صاحب نوجوان ہیں۔ خدا تعالے ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ آمین

آسٹریلیا میں تبلیغ کے سلسلہ میں انفرادی خطوط لکھے گئے۔ ایک ایڈوکیٹ کو قرآن کریم کا نسخہ دیا گیا۔ ایک اہم بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری کے لئے ڈائریکٹر کو قرآن کا نسخہ پیش کیا گیا۔

خدا تعالے کا احسان

"یہ تحریک، صرف اس شخص کے لئے ہے جو اسے خدا تعالے کے دین کے لئے اپنے لئے برکت اور فضل اور احسان سمجھتا ہے۔ جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالے نے اس پر احسان کیا ہے کہ اس نے اسے خدمت دین کی توفیق بخشی"

(ارشاد حضرت المصلح الموعود مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو خدا تعالے کے رستے میں خرچ کرکے اس کے فضلوں اور احسانوں کا وارث بنتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ انسان جو بخل سے کام لے کر اپنے تئیں ان نعمتوں سے محروم رکھتا ہے۔

مہتمم تحریک جدید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسئلۂ وفات مسیح پر ایک غیر احمدی عالم کی جرح کا جواب

(از محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

۱۲

حدیث نبوی اقول کما قال العبد الصالح

عیسی ابن مریم الخ اپنے مضمون میں بالکل واضح ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض صحابہ کا بگاڑ دیکھ کر حضرت عیسی علیہ السلام کی طرح کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کے الفاظ میں اپنی برأت میں ان صحابہ کے خلاف شہادت دیں گے۔ جس طرح حضرت عیسے علیہ السلام اپنی برأت میں اپنی قوم کے خلاف شہادت دیں گے۔ کہ یہ لوگ میری نگرانی میں نہیں بگڑے بلکہ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ برأت کی وجہ اس بیان میں توفی کے ذریعہ قوم سے الگ ہو جانا اور مشاہدہ کے لحاظ سے قوم کے حالات سے توفی کے بعد ناواقف ہونا ہی ہو سکتی ہے۔ اس جگہ اقول کما قال العبد الصالح کے الفاظ میں کما سے جو تشبیہ دی گئی ہے۔ وہ حضرت عیسی علیہ السلام والا بیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی طرف سے پیش کرنے کے محل میں ہے نہ کہ بیان کے الفاظ میں۔ بیان کے الفاظ تو آپ نے کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم سے لے کر العزیز الحکیم کے قول تک نقل فرما دیئے ہیں۔

محل بیان میں تشبیہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام تو قیامت کے دن اپنی قوم کے خاص بگاڑ پر یہ شہادت دیں گے کہ بگاڑ ان کی زندگی میں نہیں ہوئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعض صحابہ کے خاص بگاڑ پر اپنی طرف سے اسی قسم کی شہادت دیں گے۔ صحابہ اور نصاری کا بگاڑ ایک نہ تھا۔ لیکن نبی کی غیر حاضری کے بعد واقعہ ہونے میں مشابہ تھا۔ نیز عیسی علیہ السلام نے جواب طلبی پر شہادت دی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی کے بغیر یہ شہادت دینی ہے اس لحاظ سے بھی کما کا لفظ استعمال کیا گیا ہے چونکہ دونوں نبیوں کے بیان شہادت ہونے میں گونہ مشابہ تھے اس لئے کما کا لفظ استعمال کرنا ضروری تھا۔ ورنہ یہ ایک حقیقت ہے کہ دونوں نبیوں کے بیان کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

جب مولانا اس صاف حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ نے کما سے عجیب معنی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے آپ کما کا لفظ نفس بیان ہی مشابہت کیلئے قرار دیکر یہ فرماتے ہیں کہ تشبیہ کا حق کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم کہنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ فلما توفیتنی کا لفظ اس میں داخل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مولانا یہ آپ نے کس قدر تکلف کی راہ اختیار کی ہے۔ ہم آنکھیں بند کرکے آپ کی اس راہ پر کس طرح چل سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اپنے اس بیان میں فلما توفیتنی کے الفاظ بھی داخل کرتے ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک ان کو داخل کرنے کی ضرورت نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو ان کے داخل کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور اپنے بیان میں انہیں اسی لئے داخل فرماتے ہیں۔ کیونکہ ان الفاظ کے بغیر کنت علیھم شھیداً کی شہادت کا کوئی صحیح مفہوم ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر آپ ہمیں یہ تلقین کرتے ہیں کہ ہم انہیں بیان میں داخل نہ سمجھیں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف آپ کی یہ بات کس طرح مان سکتے ہیں۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جناب مولانا آپ نے ہمیں یہ جواب تو دیا کہ فلما توفیتنی کے الفاظ بیان میں داخل کرنے ضروری نہیں۔ مگر آپ کو خود بھی اپنے اس جواب پر اطمینان نہیں۔ بلکہ یہ جواب دے کر آپ کے نفس میں ایک خلجان ضرور باقی ہے۔ تبھی آپ اس جواب کے بعد یہ لکھتے ہیں۔

"اس تشبیہ سے یہ سمجھنا کہ عیسے علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توفی بھی ایک جیسی ہوئی۔ میری سمجھ میں بہانہ تلاشی ہے"۔

گویا فلما توفیتنی کے الفاظ بیان میں داخل ہونے کی صورت میں آپ حضرت عیسے علیہ السلام کی توفی اور قسم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قسم کی قرار دیتے ہیں۔

محترم مولانا! اگر تشبیہ نفس بیان ہی ہے اور فلما توفیتنی کے الفاظ کو بیان کا حصہ قرار دیا جائے تو پھر دونوں قسم کی توفی میں مشابہت کیا ہوئی۔ بعد المشرقین ہوا۔ ایک جگہ توفی کے معنی میں زندگی ملحوظ ہے۔ اور دوسری جگہ وفات۔ زندگی کو موت سے مشابہت۔ کیوں نہ دونوں جگہ توفی ایک جیسی قرار دے کر شہادت کے حصہ کو کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم شہادت کے مضمون میں یوں مشابہت قرار دی جائے کہ ایک جگہ شہادت عیسائیوں کے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کو معبود ماننے کے متعلق ہے یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں یہ غلط عقائد اختیار نہیں کئے۔ اور دوسری جگہ شہادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے متعلق اس مضمون کی ہے کہ انہوں نے آپ کی موجودگی میں ارتداد اختیار نہیں کیا۔ اس طرح شہادت کے مضمون میں مشابہت بھی ثابت ہو جاتی ہے باقی فلما توفیتنی کے معنی دونوں جگہ پر جب وفات دی تو نے مجھے ہی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ توفی دو قسم کی تب قرار دی جا سکتی ہے جب محاورہ زبان اس کی اجازت دے ورنہ نہیں محاورہ زبان میں توفی مصدر کے فعل کا معنی خدا تعالےٰ کے اس فعل کا فاعل اور انسان کے اس کا مفعول بہ ہونے کی صورت میں صرف وفات دینا ہوتے ہیں۔ ہاں نیند کے معنوں کے لئے قرینہ موجود ہو۔ تو پھر اس کے معنے نیند بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان دونوں بیانوں میں تو نیند کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں۔ پس توفی ایک ہی قسم کی ماننی پڑتی ہے۔ یعنی طبعی موت کی صورت کی اس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اس بیان میں یہ اشارہ بھی مل جاتا ہے۔ کہ انہوں نے صلیب پر وفات نہیں پائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بھی اس بات کا اشارہ مل جاتا ہے کہ دشمن انہیں قتل نہیں کر سکا۔ اس طرح دونوں نبیوں کے فلما توفیتنی کے الفاظ میں ان کے لوگوں کے ہاتھوں سے محفوظ رہنے میں مشابہت بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک جگہ وفات کے معنی لینا اور دوسری جگہ زندہ اٹھا لینے کے معنی میں تو کوئی مشابہت نہیں۔ علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں انی متوفیک الایہ کے معنی جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق ممیتک حتف انفک یعنی تجھے طبعی موت دوں گا لکھے ہیں جس میں اشارہ تھا کہ قتل نہ ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ سورہ زمر رکوع ۵ میں فرماتا ہے:-

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخریٰ۔ کہ اللہ تعالےٰ نفسوں کو قبض کرتا ہے۔ موت کے وقت جو نفس مرتے نہیں انہیں ان کی نیند میں قبض کرتا ہے جس نفس پر موت وارد کرتا ہے اسے روک رکھتا ہے اور دوسرے کو (نیند میں قبض شدہ کو) واپس بھیج دیتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ انسان پر توفی کا فعل صرف صرف اس کے نفس پر وارد ہوتا ہے۔ اور انسان کی توفی کے صرف دو ہی طریقے ہیں۔ ایک موت کے وقت روح قبض کرنا۔ دوسرے نیند کے وقت روح قبض کرنا۔ تیسرا کوئی طریقہ توفی کا قرآن مجید نے بیان نہیں کیا

پس اس آیت میں انسانی نفس کو توفی کا مفعول قرار دیا گیا ہے۔ اور توفی کی دو ہی صورتیں قرار دی ہیں ایک موت دوسری نیند۔ تیسری کوئی صورت نہیں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے تجویز کی جائے۔ اگر توفی کا لفظ نفس انسانی کو مفعول قرار دیئے بغیر بھی انسان کے لئے بولا جائے تو اس صورت میں بھی اس کے معنی اگر نیند کا قرینہ موجود نہ ہو تو وفات دینا ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِمّا نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک (کذا فی) یا ہم تجھے بعض وہ امور جن کا ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدیں گے۔ (سورہ رعد رکوع ۶)

اس آیت میں توفی کا ایک فعل نتوفینّک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جس میں خدا فاعل ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس فعل کے مفعول ہیں اور نیند کا کوئی قرینہ موجود نہیں اس لئے وفات کے معنے ہی مراد لئے گئے ہیں۔ پس جب یہ لفظ نیند کے لئے قرینہ کے بغیر استعمال ہو تو اس کے معنی معین طور پر وفات دینا ہوتے ہیں۔ پس خدا کے فاعل اور انسان کے مفعول ہونے کی صورت میں توفی مصدر کے فعل کے معنی انسان کا جسم معہ روح اٹھانا ہرگز نہیں ہوتے۔ بلکہ نیند کا قرینہ موجود نہ ہونے کی صورت معین طور پر اس کے معنے وفات دینے کے ہوتے ہیں۔ اب اگر وفات دینا اس لفظ کے حقیقی معنے قرار نہ دیئے جائیں جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو وفات دینا کے معنی اس

محل پر منقول عرفی ہوں گے اور پھر اس محل میں وفات دینے کے معنی لینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام دونوں کے بیانوں میں فلما توفیتنی کے الفاظ سے ایک قسم کی توفی ہی یعنی وفات دینا مراد ہو گی۔

مولانا! توفّی کے معنے موت آپ نے مجازی معنی قرار دیئے ہیں اور لکھا ہے کہ اصل محاورہ میں توفی کے معنی موت کہیں نہیں۔ محاورہ کا ثبوت چونکہ مثال سے ملتا ہے۔ اس لئے اس اصلی محاورہ کی بھی مثال مطلوب ہے۔ مہربانی فرما کر کوئی مثال مہیا فرمائیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کا استعمال خدا تعالےٰ کے فاعل اور انسان کے مفعول ہونے کی صورت ہو۔

اس جگہ آپ کی یہ دلیل کہ چونکہ عرب لوگ موت کو فنا سمجھتے تھے ہمارے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ سوال یہ ہے کہ عرب لوگ خواہ موت کو فنا سمجھتے تھے وہ انسان کے لئے یہ توفی کے فعل کو خدا کے فاعل اور انسان کے مفعول ہونے کی صورت میں طبعی موت کے معنی میں ہی استعمال کرتے تھے نہ زندہ اٹھا لینے کے معنوں میں گو موت کی تعبیر وہ کچھ کرتے ہوں اور اس کی اصل حقیقت سے نا واقف ہوں ان کے محاورہ میں اس کا استعمال اس محل میں اگر طبعی موت کے لئے ہی ثابت ہے۔ نہ کسی اور معنوں میں تو پھر یہی محاورہ اسلام کے زمانہ میں رائج ہوا اور اسی کے مطابق آیت فلما توفیتنی کے معنے لئے جانے چاہئیں۔

مولانا! اب اگر آپ ان معنوں کے مجازی ہونے پر ہی زور دیتے ہیں تو پھر ان مجازی معنوں کا آپ کو بہرحال محل متعین کرنا پڑے گا۔ اس لفظ کا محل استعمال موت کے معنوں میں یہیں پر نظر آتا ہے۔ کہ وہاں خدا تعالےٰ فاعل ہوتا ہے اور انسان مفعول بہ ہوتا ہے اور نیند کے لئے وہاں کوئی قرینہ موجود نہیں ہوتا۔ جہاں یہ بات موجود ہو وہاں توفی کے معنی وفات دینا متعین ہوں گے۔ اس کے خلاف معنی لینا محض تحکم اور سینہ زوری ہوگی

آپ فرماتے ہیں بخاری شریف کی یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر نہیں فرمائی۔ مگر امام بخاری علیہ الرحمۃ جو اعلیٰ درجہ کے محدث ہیں انہوں نے اسے سورہ مائدہ کی زیر بحث آیت کی تفسیر ہی قرار دیا ہے۔ تبھی وہ اس حدیث کو صحیح بخاری میں کتاب التفسیر میں لائے ہیں۔ اور ہم بھی امام بخاری علیہ الرحمۃ کی طرح اسے ایک رنگ میں تفسیری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اسی نے سورہ مائدہ کی زیر بحث آیت کے معنے کھول دیئے ہیں۔

مولانا مکرم! آپ نے زیر بحث حدیث کو حل کرنے کے لئے ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰھا کما لھم الٰھۃ (الحدیث) بھی پیش فرمائی ہے مگر اس جگہ اس کا پیش کرنا آپ کو کچھ مفید نہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں ھذا کا لفظ موجود ہے۔ جو اس سے پہلے گذرے ہوئے قول اجعل لنا ذات انواط کی طرف اشارہ ہے۔ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی طرح ذات انواط مقرر کرنے کی درخواست کی تو ان کے اس قول کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہارا یہ قول کہ ہمارے لئے مشرکین کی طرح ذات انواط مقرر فرمایا جائے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے اس قول کے مشابہ ہے کہ ہمارے لئے ایک معبود مقرر کر دیں۔ جس طرح ان لوگوں (مشرکین) کے لئے معبود ہیں۔ اس حدیث میں ایک قول بعض صحابہ کا مذکور ہے اور دوسرا قول قوم موسیٰ کا اور ان دونوں قولوں کے بیچ میں تشبیہ قرار دی گئی ہے۔ لیکن کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم والی حدیث میں یہ صورت موجود نہیں۔ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا قول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قول سے الفاظ کے لحاظ سے الگ قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے لفظاً لفظاً اپنی طرف سے نقل فرمایا ہے۔ لہذا ذات انواط والی حدیث میں تو دونوں کے قول الگ الگ ہیں۔ اور یہاں دونوں نبیوں کے قولوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔ اس لئے زیر بحث حدیث میں اور ذات انواط والی حدیث میں کما کے ذریعہ تشبیہ کا معاملہ ایک دوسرے کے مشابہ نہیں لہذا ذات انواط والی حدیث۔ حدیث زیر بحث کو حل کرنے میں کوئی مدد نہیں دے سکتی اس لئے اس موقعہ پر استشہاد میں پیش نہیں ہو سکتی فتدبروا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

درخواست دعا

میری اہلیہ آجکل سخت بیمار ہیں علاج کی غرض سے لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ میری اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں

شیخ عباد الرحمٰن عابد

۱۲/۱ بیڈن روڈ۔ لاہور

انیس سالہ حساب کے بقایادار

اور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد

خاکسار کو یاد ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دوست نے لکھا۔ کہ تحریک جدید کے بقایا کی ایک معتدبہ رقم ہر سال اضافہ کرنے کی وجہ سے بقایا ہو گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت تو ہے کہ حالات کی تبدیلی پر تحریک جدید میں بھی کمی کرنا جائز ہے۔ مگر میرا ایمان اور دل کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص قدم پیچھے ہٹائے تو اس کا قدم پیچھے ہی ہٹتا جاتا ہے۔ میں دینا تو اسی طرح چاہتا ہوں جس طرح اضافہ سے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس وقت نہیں دے سکتا۔ حضور سے درخواست ہے کہ فلاں وقت ادا کرنے کی مہلت منظور فرماویں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہلت دیتے ہوئے فرمایا:۔

(مفہوم) "آپ اپنے موجودہ حالات کے مطابق ایک معین قسط جو آسانی سے ادا کر سکیں۔ دینا شروع کر دیں۔ تا ادائیگی کی صورت قائم رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے پوری رقم ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے تو اس وقت ادا کردہ قسطیں وضع کر کے باقی یکمشت ادا کریں۔"

انیس [۱۹] سالہ جہاد کے سابقون الاولون کے اکثر بقایا داران اپنے بقایاجات ادا کر چکے ہیں۔ تاہم ابھی بعض ایسے بقایا دار ہیں جن کا بقایا بوجہ ہر سال اضافہ کے ان کی موجودہ حالت سے بہت زیادہ ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ کم کر کے دینا نہیں چاہتے۔ وہ پورا ہی مطابق وعدہ ادا کرنا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے وہ دفتر وکیل المال سے مہلت چاہتے ہیں۔ خاکسار ایسے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بالا کا مفہوم پیش کرتے ہوئے عرض پرداز ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہو کر اپنا نام سابقون الاولون کی پہلی تاریخ اسلام کی کتاب کے صفحات میں درج کرائیں۔ والسلام

خاکسار
برکت علی خان
(پنشنر) وکیل المال تحریک جدید

مسجد جرمنی کے متعلق ایک اعلان کی ضروری وضاحت

الفضل مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۸ء کے پرچہ میں "امتحان میں کامیابی کی خوشی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں جرمنی میں جس مسجد کی تعمیر کا ذکر ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ فرینکفورٹ کے مقام پر بنوائی جائے گی۔ اس سے قبل جرمنی میں ہمبرگ کے مقام پر ایک شاندار مسجد پہلے تعمیر کرائی جا چکی ہے۔ جس کی تصویر الفضل اور سلسلہ کے دیگر جرائد و رسائل میں احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں پس فرینکفورٹ کی مسجد انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی میں دوسری مسجد ہو گی۔ مخلصین جماعت کو ابھی نہ صرف ہمبرگ مسجد کا خرچ پورا کرنا ہے بلکہ فرینکفورٹ مسجد کے لئے بھی اپنی مالی قربانیاں اپنے مقدس اور اولوالعزم امام کے حضور پیش کرنی ہیں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

هم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر خوشخط لکھیے۔ (مینیجر الفضل)۔

انصار اللہ کے تین چندے

اس وقت انصار اللہ کی طرف سے تین مالی تحریکات ہیں:۔

۱۔ چندہ ماہوار انصار اللہ :۔ ماہوار آمد پر نصف پائی فی روپیہ
۲۔ " سالانہ اجتماع :۔ ۱۲/ سالانہ فی رکن
۳۔ " تعمیر دفتر :۔ کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن

انصار اللہ کے چندہ جات کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ اگر تمام اراکین انصار اللہ بالشرح چندہ ادا نہ کریں تو مرکز کے کام چلنے مشکل ہیں۔ تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ جہاں وہ ہر رکن انصار سے بالشرح چندہ کی فراہمی کا انتظام فرماویں۔ وہاں یہ بھی اہتمام لازمی ہے کہ چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ تا مجلس کے جاری شدہ کاموں کو نقصان نہ پہنچے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

یہ رقم کس دوست کی ہے

جلسہ سالانہ سال ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر مبلغ پچاس روپیہ چندہ مسجد جرمنی زیر کوپن $\frac{۵۵}{۱۳-۱۰-۵۷}$ ایک صاحب بنام مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب لاہور کی طرف سے داخل خزانہ مرکزیہ ربوہ ہوا تھا۔ لیکن مختلف احباب سے خط و کتابت کے باوجود ہمیں اصل رقم دہندہ دوست کا مکمل پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر یہ سطور متعلقہ دوست کی نظر سے گذریں تو وہ بہت جلد دفتر ہذا کو اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بجٹ مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

برائے سال ۵۹-۱۹۵۸ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ فارم خدام و اطفال برائے سال ۵۹-۱۹۵۸ء بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن مجالس کی طرف سے ۱۵ اگست ۱۹۵۸ء تک بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں نہ آئے۔ تو مرکز کو مجبوراً سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے بجٹ کو ہی سال ۵۹-۱۹۵۸ء کے لئے منظور کرنا پڑے گا۔

براہ کرم جملہ قائدین مجالس جلد تر فارم بجٹ خدام و اطفال مکمل کروا کر مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مرزا عبد الشکور
(نائب مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جائزہ

تمام مجالس انصار اللہ اس بات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے اس سال کا بجٹ بھجوا دیا ہے۔ اور کیا ان کی وصولی بجٹ کے مطابق ہے؟

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ کو مورخہ ۲۰/۶ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمادے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

(قاضی محمد نذیر سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ)

انڈونیشیا امریکہ سے ساڑھے تیرہ کروڑ ڈالر قرضہ لے گا

زراعت اور مواصلات کی ترقی کیلئے سامان خریدنے کا پروگرام

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ امریکہ میں متعین انڈونیشی سفیر نے کل رات دفتر خارجہ میں اعلیٰ امریکی حکام سے ملاقات کی۔ اور حکومت انڈونیشیا کی جانب سے یہ درخواست حکومت امریکہ کو پیش کی کہ وہ انڈونیشیا کو تیرہ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی مالیت کے مختلف قرضے مہیا کرے۔ جن سے انڈونیشیا اپنے متعدد تعمیراتی منصوبے مکمل کر سکے۔

انڈونیشی سفیر مسٹر سکارنو نوٹو دی ڈی گزدو نے اس موقعہ پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے بھی چند منٹ تک بات چیت کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ انڈونیشیا کو قرضے کی یہ رقم چاول مصنوعی کھاد بجلی کا سامان اور ریلوے سے متعلقہ سامان کی خرید کے لئے مطلوب ہیں۔ سفیر موصوف نے یہ بھی واضح کیا کہ اس قرضے سے یہ سارا سامان امریکہ سے ہی خریدا جائے گا۔

ادھر حکومت انڈونیشیا نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ انڈونیشیا کو امریکہ کے درآمدی بنک سے یہ رقوم مہیا ہو جائینگی انڈونیشی سفیر نے مسٹر ڈلس کے بعد نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید مسٹر رابرٹسن سے بھی بات چیت کی دفتر خارجہ سے باہر آتے ہوئے مسٹر سکارنو نے کہا مسٹر رابرٹسن حال ہی میں مشرق بعید کا دورہ کر کے آئے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے موصوف سے اس علاقہ کے حالات اور کیفیات پر مفصل بات چیت کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی انڈونیشیا کے صدر سوکارنو انڈونیشیا کے اقتصادی اور مالی معاملات کو سلجھا لیں گے۔

کلکتہ میں امریکہ کیخلاف مظاہرہ

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ کل یہاں امریکی قونصل خانے کے قریب ایک جلوس نے اردن اور لبنان میں برطانوی اور امریکی فوجوں کے داخلہ کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس جلوس کی قیادت کرنے والے غیر کمیونسٹ بتائے گئے ہیں۔ اس سے قبل ایک جلسہ ہوا تھا۔

مشرق وسطیٰ کے بحران پر سویڈن کا موقف

سٹاک ہالم ۲۴ جولائی۔ حکومت سویڈن نے فرانس امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں کو مراسلے بھیجے ہیں جن کے ذریعے مشرق وسطیٰ کے بحران کے سلسلے میں اپنی پوزیشن واضح کی ہے اس قسم کے مراسلے روس اور بھارت کی حکومتوں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو بھی بھیجے ہیں۔

افغانستان اور روس کے معاہدے کی توثیق

نئی دہلی ۲۴ جولائی افغان سفارتخانے کی اطلاع کے مطابق حکومت افغانستان نے اپنے ملک میں تیل کی تلاش کے لئے روس کے ساتھ حال ہی میں جو معاہدہ کیا تھا۔ افغانستان کی قومی اسمبلی نے اس کی توثیق کر دی ہے اس معاہدے کے تحت روس کی امداد سے افغانستان کا طبقات الارضی جائزہ لیا جائے گا۔ اور ملک کی فضائی تصویریں اتاری جائیں گی۔

فروری میں انتخابات کے متعلق سرکاری اعلان

کراچی ۲۴ جولائی۔ مرکزی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ملک بھر میں ۱۵ فروری تک عام انتخابات کرانے کے متعلق سرکاری اعلان اس سال اوائل نومبر میں جاری کر دے گی۔ یہ اعلان عوامی نمائندگی کے قانون کی دفعہ ۴ کے تحت جاری کیا جائیگا یاد رہے حال ہی میں کراچی کی الیکشن کانفرنس میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ ملک کے عام انتخابات ۱۵ فروری تک مکمل کئے جائینگے

★ نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق بھارت نے عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

تجارتی معاہدوں کی تجدید کا فیصلہ

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ امریکی سینٹ نے سولہ کے مقابلے میں ۷۲ ووٹوں سے ایک بل منظور کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ دو طرفہ تجارتی معاہدوں کی تجدید کی جائے یہ بل صدر آئزن ہاور نے پیش کیا تھا۔ بل پر رائے شماری سے قبل ایک ترمیم پیش کی گئی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ کسٹم محصول اور تجارت کے معاملے میں صدر کے اختیارات کم کر دیے جائیں۔ اس ترمیم پر رائے شماری ہوئی۔ تو اس کے حق میں ۲۷ اور خلاف ۶۳ ووٹ ڈالے گئے۔ چنانچہ یہ ترمیم نامنظور ہو گئی۔

دمشق کے لئے روسی انجنیئر

دمشق ۲۳ جولائی۔ شام کے جن کالجوں میں جغرافیائی نقشے تیار کئے جا رہے ہیں ان میں شامل ہونے کے لئے روس کے تیرہ انجنیئر یہاں پہنچے ہیں۔

کشمیریوں سے بھی دوسرے مہاجرین کا سا سلوک کیا جائے گا

وزارت امور کشمیر کے ترجمان کی یقین دہانی

راولپنڈی ۲۴ جولائی وزارت امور کشمیر کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کشمیری مہاجرین سے بھی آبادکاری۔ دعاوی کے معاوضہ کی ادائیگی اور متروکہ جائداد کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں وہی سلوک کیا جائے گا جو بھارت کے دوسرے مہاجرین سے کیا جا رہا ہے

ترجمان نے کہا کہ تاہم یہ الاٹمنٹ اور معاوضہ کی ادائیگی عارضی بنیاد پر ہوگی۔ کیونکہ کشمیری مہاجرین کو بالآخر استصواب کے موقعہ پر اپنے وطن واپس جانا ہے۔

ترجمان نے اس موقف کا اعادہ کیا کہ کشمیری مہاجرین کو کسی سہولت سے محروم نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ کشمیری مہاجرین کی آبادکاری کی کونسل نے انہیں کچھ اور رعائتیں بھی دی ہیں اور ان کی آبادکاری کے لئے پہلے سے زیادہ رقم منظور کی گئی ہے۔

ترجمان نے ان افواہوں کی تردید کی کہ جموں اور کشمیر کے مہاجرین نے جو دعاوی داخل کئے ہیں ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کے قبضے میں اس وقت جو متروکہ جائداد ہے وہ بھارت سے آئے ہوئے دوسرے مہاجرین کو دے دی جائے گی۔ ترجمان نے کہا کہ کشمیری مہاجرین کو بھی دوسرے بھارتی مہاجرین کی طرح اپنے تصدیق شدہ دعاوی کا معاوضہ ملے گا۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ یہ معاوضہ عارضی ہوگا۔

رنگون میں برطانوی سفارتخانے پر پتھراؤ

رنگون ۲۴ جولائی کل رات تقریباً ڈیڑھ سو افراد نے رنگون میں برطانوی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کر کے مشرق وسطیٰ میں جارحیت کے خلاف نعرے لگائے اور سفارت خانے پر پتھر پھینکے جس سے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے مظاہرے کی اپیل برما کی عالمی امن کانگرس نے کی تھی۔ پولیس کی آمد کے بعد مظاہرین منتشر ہو گئے۔ وہ امریکی سفارت خانے پر بھی گئے تھے۔ لیکن وہاں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

وزیر اعظم نون کی روانگی ملتوی

کراچی ۲۴ جولائی۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے لنڈن روانہ ہونے کا پروگرام دو روز کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے قبل وہ ۲۴ جولائی کو کراچی سے جانے والے تھے معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس انشاء اللہ ۲۸ جولائی کو ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم نئے پروگرام کے مطابق بھی اجلاس میں بآسانی شرکت کر سکیں گے۔

معاہدہ بغداد کا نیا سیکرٹریٹ

انقرہ ۲۴ جولائی باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ عراق کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر معاہدہ بغداد کا سیکرٹریٹ جو ان دنوں بغداد میں ہے عنقریب انقرہ منتقل کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ جولائی سے لنڈن میں معاہدے کی وزارتی کونسل کا جو اجلاس شروع ہو رہا ہے اس میں دوسرے امور کے منجملہ اس سوال پر غور کیا جائے گا۔

دریں اثنا عراق کی نئی حکومت نے دوسرے ملکوں میں متعین اپنے تمام سفیروں اور قونصلوں کو واپس بلا لیا ہے۔ یاد رہے کہ اٹھارہ ممالک کے عراقی سفیر نئی حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ کو خروشیف کا انتباہ

ماسکو ۲۴ جولائی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے کل رات مصری سفارت خانے کی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے امریکہ اور برطانیہ کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے لبنان اور اردن سے فوج نہ نکالی تو وہ عرب قومیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں بہہ جائیں گے۔ مسٹر خروشیف نے کہا کہ عرب مارکس کے پیرو نہیں وہ قومی آزادی کے پرچم تلے رہ رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ روس جنگ نہیں چاہتا

روس کو ترکیہ کی یاددہانی

انقرہ ۲۴ جولائی۔ وزیر اعظم ترکیہ مسٹر عدنان مندریس نے روس کو یقین دلایا ہے کہ ترکیہ ایسی کوئی کارروائی نہیں کرے گا جس سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی بڑھ جائے آپ نے کہا ترکیہ قیام امن کے لئے کام کرتے رہنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ اور وہ جو قدم بھی اٹھائے گا صرف اپنے دفاع کے لئے اٹھائے گا۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان میں تعطیلات

لاہور ۲۵ جولائی سٹیٹ بنک آف پاکستان اور تمام کلیرنگ بنکوں کے دفاتر ۲۸ جولائی ۵۸ کو محرم الحرام کی وجہ سے بند رہیں گے

جام پور کے قصبہ کو دریائے سندھ سے زبردست خطرہ

سیلاب سے شیرو بند متعدد مقامات سے ٹوٹ گیا

لاہور ۲۵ جولائی۔ بالائی علاقوں میں بارشوں کی وجہ سے راوی اور سندھ کے پانی کی سطح پھر سے بلند ہونا شروع ہو گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے قریب سندھ کا ایک حفاظتی بند ٹوٹ گیا ہے جس سے جام پور شہر کے زیر آب آنے کا شدید خطرہ ہے۔

محکمہ انہار کے حکام کی اطلاع کے مطابق ریاست جموں اور کشمیر میں شدید بارشوں کی وجہ سے جسڑ کے مقام پر راوی کی سطح پھر سے بلند ہونا شروع ہو گئی ہے۔ کل صبح ۴۹ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ لیکن اوپر سے اچانک پانی آ جانے سے تین بجے بعد دوپہر ڈسچارج ستر ہزار کیوسک ہو گیا۔ شاہدرہ کے مقام پر بھی راوی کی سطح بلند ہو گئی ہے۔ رات کے نو بجے وہاں پانی کا اخراج چالیس ہزار کیوسک اور سطح ۱۰۴ء۱۱ فٹ تھی۔ نیز پانی تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔ بلوکی اور سدھنائی کے مقام پر راوی کی سطح گر گئی ہے اور بلوکی پر سولہ ہزار کیوسک اور سدھنائی پر چودہ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سید والا کے قریب راوی کے پانی کے کٹاؤ کی وجہ سے حفاظتی بند کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ مقامی حکام صورت حال پر قابو پانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ اس ضلع کے دوسرے علاقوں میں صورت حال بہتر ہو گئی ہے اور اب نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ سدھنائی کے قریب سیلاب سے کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

بارشوں کی وجہ سے سکردو کے مقام پر سندھ کی سطح کل شام اچانک ۲ء۱۰ فٹ تک پہنچ گئی ہے۔ اس مقام پر پانی کی سطح ابھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اٹک کالاباغ اور تونسہ کے مقام پر سندھ کی سطح گر گئی ہے تونسہ کے مقام پر کل صبح ڈسچارج کم ہو کر پانچ لاکھ ... ہزار کیوسک رہ گیا تھا

غازی گھاٹ کے قریب دریائے سندھ کا دایاں حفاظتی بند (شیرو بند) متعدد مقامات پر ٹوٹ گیا ہے اور پانی جام پور کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے جام پور کا قصبہ زیر آب آنے کا شدید خطرہ ہے۔

سکھر کے مقام پر بھی سندھ کی سطح بڑھ رہی ہے۔ شام کے وقت وہاں دریا شدید طغیانی کی حالت میں تھا۔ اس علاقہ سے ابھی کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ستلج میں پانی کا زور ٹوٹ چکا ہے۔ رات کے نو بجے سلیمانکی پر ڈسچارج پچیس ہزار کیوسک تھا۔ اس دریا میں طغیانی سے بھی کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

مظفرگڑھ میں علماء پر پابندی

مظفرگڑھ ۲۵ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفرگڑھ نے ضلع کی حدود میں جلوس نکالنے اور جلسے منعقد کرنے پر پابندی لگا دی ہے اس کے علاوہ ایسے نعرے لگانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جن سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہونے کا امکان ہو نیز محرم کے جلوسوں کے راستوں سے دو دو میل تک کوئی شخص کسی قسم کا ہتھیار لے کر نہیں نکل سکے گا۔

یہ قدم محرم کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔ اس پر دس روز تک عمل درآمد ہو گا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفرگڑھ نے ایک اور حکم کے ذریعے کوٹ ادو کے مولوی مطیع الحسنین علی پور کے مولوی نیاز احمد اور مراد پور کے مولوی حضور بخش شاہ کو کوئی تقریر کرنے کوئی مضمون لکھنے اور ایسے بیانات جاری کرنے سے منع کر دیا ہے۔ جس سے مختلف فرقوں کے درمیان نفرت اور تلخی بڑھے یا اس کا امکان پیدا ہو جائے۔ ان اصحاب کی ایسی سرگرمیوں پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے جو امن اور قانون کے لئے نقصان دہ ہوں۔ وہ کسی اختلافی فرقہ وارانہ بحث میں بھی حصہ نہیں لے سکیں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل افراد کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ دس دن تک ضلع مظفرگڑھ کی حدود میں داخل نہ ہوں۔ قصور کے ڈاکٹر غلام سرور۔ ڈیرہ غازی خان کے مولوی محمد اسمٰعیل۔ قصور کے مولوی محمد شریف نوری۔ بہاولپور کے سید حاجی محمد شاہ۔ کمالیہ کے مولوی نذیر علی اور ملتان کے سید احمد سعید کاظمی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

I جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب این ڈبلیو آر لاہور کو مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر خورد و نوش کی دکانوں کے ٹھیکہ کے لئے ایسے مناسب اور موزوں اشخاص یا فرموں کی طرف سے سات اگست ۱۹۵۶ء تک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک درخواستیں مطلوب ہیں۔ جنہیں

(۱) خورد و نوش کی دکانیں چلانے کا سابقہ تجربہ ہو یا اس کام سے دلچسپی ہو۔

(۲) اس بات کی خاطر خواہ شہادت پیش کر سکتے ہوں کہ ان کے مالی ذرائع اور دیگر وسائل اس قدر تسلی بخش ہیں کہ وہ مسافروں کی خدمت اچھی طرح بجا لا سکتے ہیں۔

(۳) اس بات کا عہد کریں کہ وہ خود یا اپنے مختاروں کے ذریعہ یہ کام کریں گے اور ان کا مقصد اس ٹھیکہ لینے سے یہ نہ ہو گا کہ وہ نفع حاصل کرنے کے لئے آگے کسی اور شخص کو ٹھیکہ دیدیں۔

(ج) ایسے ٹھیکیدار جو اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر خورد و نوش کی دکان کے ٹھیکیدار ہوں وہ اس شرط پر درخواست دے سکتے ہیں کہ اگر انہیں مندرجہ ذیل سٹیشنوں میں سے کسی سٹیشن پر کام کرنے کی اجازت دیدی جائے تو وہ اپنے مقام کے موجودہ ٹھیکہ کو چھوڑ دیں گے۔

نوٹ:۔ اگر درخواست کنندہ فرم یا کمپنی ہوں تو ان کا رجسٹرار آف فرمز پنجاب، لاہور کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے اور فارم الف متعلقہ شہادت حصہ داری اور رجسٹریشن فارم 'C' صادر شدہ منجانب رجسٹرار آف فرمز پنجاب، لاہور کی مصدقہ نقول درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہئیں۔

II درخواست کنندگان کو اپنے نام کے ساتھ (خواہ وہ افراد ہوں یا کمپنی یا فرم کے ممبر) اپنے والد کا نام بھی درخواست میں درج کرنا چاہیئے۔

III درخواست کنندہ کو اپنی درخواست کے ساتھ کسی مجسٹریٹ کا اصل سرٹیفکیٹ بھی منسلک کرنا چاہیئے جس میں اس بات کی تصدیق ہو کہ درخواست کنندہ اس کام کا اہل اور اچھا چال چلن رکھتا ہے۔

IV جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس درخواست کو چاہیں یا سب درخواستوں کو ہی بغیر وجہ یا سبب بتلانے کے نامنظور کر دیں۔

اشیاء خورد و نوش	سٹیشن
روٹی۔ پانی و شربت۔ مٹھائیاں فروٹ اور سگریٹ	(۱) کھڈیاں خاص
	(۲) جلو

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

C.23.A/C/D/R-P.18.